

پیش کرنے کی یہ ایک بہترین صورت ہے۔

۳۔ لغات - پیدائی : ظہور - نمود و نمائش۔

شرح : ہماری حیثیت پر نظر ڈالیے، دنیا بھر کا ہنگامہ بپا کر رکھا ہے لیکن نمود و نمائش، ہیچ ہے، اس کا کہیں تپا ہی نہیں چلتا۔ اس کی مثال یوں سمجھیے کہ ہم دل پروانہ کے شبستاں میں چراغاں کی طرح ہیں۔

پروانے کے دل کو ایک شبستاں فرض کیا، پھر اس میں چراغاں کا انتظام ہوا۔ گویا ایک موہوم درموہوم صورت پیدا ہو گئی۔

جس طرح شمع روشن ہوتے ہی پروانے کے دل میں شوق وصال کی بخود ہی ہنگامہ بپا کر دیتی ہے اور وہ آکر ایک لمحے میں اپنے محبوب یعنی شمع پر قربان ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ہم نے دنیا بھر کے ہنگامے کا سرد سامان کر رکھا ہے، لیکن پروانے کے شوق وصال کی محفل میں چراغاں کا خارجی وجود کوئی نہیں، وہی حیثیت ہماری ہے۔

۴۔ لغات - تکیہ گاہ : سہارے کی جگہ۔ ٹیک لگانے کا مقام۔

شرح : ہم نے تگ و دو چھوڑی ہے تو اس لیے نہیں کہ ہم میں قناعت پیدا ہو گئی ہے، بلکہ ہم اتنے کمزور و ناتواں ہو چکے ہیں کہ تگ و دو کر ہی نہیں سکتے۔ ظاہر ہے کہ اس حالت میں ہم ہمت مردانہ کی تکیہ گاہ کے لیے باعث ننگ ہیں۔ یعنی ہمارا موقف ایسا نہیں، جسے مردانگی کے نزدیک زیبا سمجھا جاسکے۔ مردانگی کا تقاضا یہ تھا کہ ہم آرزوؤں پر قابو پاتے۔ اور کم سے کم پر قناعت کر لیتے، مگر ہماری بھاگ دوڑ اس وقت تک نہ رکے، جب تک ہماری قوت و طاقت ختم نہ ہو گئی۔ یعنی ہم بھاگ دوڑ کے قابل ہی نہ رہے۔ پھر ہمت مردانہ کے لیے ہم وبال ثابت ہوئے تو اس پر تعجب کیا ہے؟

۵۔ لغات : دائم الحبس : ہمیشہ کے لیے قید۔ عمر قیدی۔

شرح : اے اسد! ہم اپنے لہو بھرے سینے کو قید خانہ سمجھتے ہیں، کیونکہ اس میں لاکھوں تمنائیں ہمیشہ کے لیے قید ہیں اور انھیں کے خون ہوتے جانے سے